حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

عورت کی سربراہی اور ڈاکٹر حمید اللہ کا استدلال

قطعی الثبوت اور بدیہی النظر مسائل پھر سے زیر بحث کیوں؟

نبوت اور عورت

روزنامہ جنگ لندن میں ڈاکٹر حمید اللہ اور عورت کی سربراہی کے عنوان سے چند مضامین شائع ہوتے ڈاکٹر جاوید اقبال اور سید افضل حیدر نے اپنے مضامین میں اس بات کو ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے کہ اسلامی مملکت میں عورت کو سربراہ بنانا بالکل جائز ہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال کے بقول ڈاکٹر حمید اللہ صاحب چونکہ بہت بڑے محقق ہیں اس لیے ان کی جانب سے عورت کی سربراہی کا جواز یقیناً اس دور کی ایک بڑی خدمت اور دور حاضر کے مسلمانوں کے ذہنوں کو اپیل کرتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:-

"ڈاکٹر حمید اللہ کا استدلال منطقی حوالوں کے مطابق ہے اور آج کے مسلمانوں کے ذہن کو اپیل بھی کرتا ہے"

(جنگ ۲۰ مئی ۱۹۹۲ء)

ایک اور مضمون نگار حیدر صاحب نے ۲۹ مئی کی اشاعت میں ایک طویل مضمون تحریر کیا جس میں پھر سے انہیں دلائل پر عمارت کھڑی کرنے کی کوشش کی جن کی حقیقت بارہا کھل چکی ہے۔ البتہ انہوں نے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی تقاریر جو "خطبات بہاولپور" کے نام سے شائع ہے۔ بقول ان کے حیرت انگیز تحقیقی انکشاف یہ بھی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت بھی نبی تھی۔ صاحب مضمون نے اس تاثر کو مزید وسعت دینے کے لیے "بنی اسرائیل میں عورت نبی" کی سرخی بھی جمادی۔ گویا نبوۃ کو صرف مردوں کے ساتھ خاص کرنا مولویوں کی بات ہے جبکہ محققین کے نزدیک عورت بھی نبوۃ کے مرتبہ پر فائز ہو چکی ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

محترم جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب معروف محقق اور قدیم وثائق کے مرتب ہیں۔ آپ کی تاریخی اور تحقیقی تالیفات تحسین کی نظر سے بھی دیکھی جاتی ہیں اور علمی حلقوں میں پذیرائی بھی حاصل کرتی ہیں۔ لیکن ان تمام خوبیوں کے باوجود ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ فقہ اور فتویٰ۔ قرآن و سنت سے مسائل و احکام کا استنباط ڈاکٹر صاحب موصوف کا نہ تو موضوع ہے اور نہ ہی میدان۔ بلکہ خود ڈاکٹر صاحب نے بھی کبھی اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ انہیں بھی مجتہد اور فقہی حیثیت سے دیکھا جائے۔ (البتہ ڈاکٹر جاوید اقبال کی آراء و افکار سے جو بھی متفق ہو وہ انہیں مجتہد بنا کر ہی چھوڑتے

ہیں) ہاں ڈاکٹر صاحب موصوف کی کوئی تحقیق یا تاریخی حوالہ قرآن و سنت اور اجماع امت سے نہ ٹکرائے تو بے شک وہ قبولیت پائے گا بصورت دیگر یہ صرف ایک تحقیق ہوگی جس پر استدلال کی بنیاد رکھنا اور عقائد کی عمارت کھڑی کر دینا کسی صورت میں بھی درست نہ ہوگا۔

عورت کی سربراہی قرآن و سنت کی نگاہ میں ہرگز درست نہیں اور اجماع امت بھی اس پہلو کی بھرپور تائید کرتی ہے۔ قرآن کریم میں بڑی صراحت کے ساتھ عورت کی محکومیت موجود ہے اور احادیث پاک اس صنف نازک کو اس قسم کے مناصب اور عہدہ دینے کی قطعاً حمایت نہیں کرتے، جن لوگوں نے تاریخی استدلال کے ذریعہ عورت کی سربراہی کو جائز قرار دینے کی کوشش کی ہے، اکابرین امت نے ان حوالجات کی بھی حقیقت منکشف فرما دی۔ اور قرآن و سنت اور اجماع امت کے ذریعہ اس کی شرعی حیثیت اجاگر کر دی۔ مقام حیرت نہیں تو اور کیا ہے کہ پھر سے انہیں دلائل کو بنیاد بنایا جا رہا ہے اور عورت کی سربراہی کے جواز کو ثابت کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ جاوید اقبال کہتے ہیں کہ آپ اسے فتویٰ سمجھیں یا رائے؟ ظاہر ہے کہ ڈاکٹر حمید اللہ کا نہ تو فتویٰ کام دے سکتا ہے اور نہ آپ کی رائے شرعی تقاضوں اور شرعی احکام میں جگہ پا سکتے ہیں۔ پھر یہ فتویٰ اور رائے بھی قرآن و سنت کے واضح احکام کے خلاف اور اجماع امت کے فیصلوں سے متصادم ہے اس لیے یہ ناقابل قبول نہیں ہوگی۔

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب اور دیگر مضمون نگار ابوداؤد شریف کی ایک روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ جب عورت مرد کی امام بن سکتی ہے تو ملک کی سربراہ کیوں نہیں بن سکتی۔ حالانکہ ان حضرات کا یہ استدلال صحیح نہیں۔ حدیث پاک میں کسی جگہ بھی یہ بات نہیں ملتی کہ کسی مرد نے کسی عورت کی اقتدا میں نماز پڑھی ہے اس لیے کھینچ تان کر مردوں کو مقتدی قرار دینا ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر اس حدیث پاک میں اس کا اشارہ بھی ہوتا تو شارحین حدیث اسے نقل کرتے۔ فتویٰ نہ سہی کم از کم رائے تو بیان ہوتی۔ شارحین حدیث نے اس بات پر تو ضرور بحث کی ہے کہ عورت عورتوں کی امام بن سکتی ہے یا نہیں؟۔ اور اس کے حدود و شرائط کیا ہے؟ اس میں بھی بعض اکابر نے "امامۃ النساء" (عورتوں کی امامت) کو ممنوع قرار دیا۔ بعض نے کراہت تحریمی اور بعض نے کراہت تنزیہی۔ تک فرمایا ہے۔ لیکن کسی بھی شارح حدیث نے مردوں کی امامت کا جواز ثابت نہیں کیا۔ بلکہ تمام فقہاء کرام خواہ وہ کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں سب نے اسے ناجائز ہی بتلایا ہے۔ جس سے یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ اس حدیث پاک سے کسی عورت کا مردوں کی امامت کرانے کا استدلال بالکل صحیح نہیں ہے۔

رہ گئی بات ڈاکٹر حمید اللہ صاحب سے خطبات میں موجود ایک حوالہ کی۔ جس میں بنی اسرائیل میں ایک عورت کے نبی ہونے کا ذکر ہے اس سے یہ استدلال کرنا کہ جب عورت نبوۃ کے مرتبہ کو پا سکتی ہے تو اسلامی ملک کی سربراہ ہونے میں کیا حرج ہے؟ بھی غلط استدلال ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں صاف طور پر نبوۃ کو مردوں کے ساتھ خاص کیا ہے اور

بتلایا ہے کہ یہ عہدہ جلیلہ ہمیشہ مردوں کو عطا کیا گیا ہے ۔ قرآن کریم میں ہے ۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحی اليهم من اهل القرىٰ (پ ۱۳ سورہ یوسف) — اور ہم نے بستیوں والوں میں سے آپ سے قبل بس مردوں ہی کو بھیجا کہ ہم نے ان کی طرف وحی کی ۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی اليهم (پ ۱۴ سورہ النحل) — اور ہم نے آپ کے قبل مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن پر ہم وحی بھیجا کرتے ہیں ۔

ان دونوں آیتوں میں لفظ " رجال " موجود ہے اگر بنی اسرائیل میں کسی بھی عورت کو نبوۃ ملی ہوتی قرآن کریم کی ان آیات میں ان کا صریح تذکرہ نہ سہی کم از کم اشارہ تو ہوتا ۔ فقہاء اور مفسرین نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ " پیغمبری ہمیشہ مردوں ہی میں رہی ہے کوئی عورت کبھی اس مرتبہ پر فائز نہیں کی گئی ۔

الاية تدل ان الله تعالیٰ ما بعث رسولاً الی الخلق من النسوان (تفسیر کبیر) يخبر تعالیٰ انه انما ارسل رسوله من الرجال لا من النساء وهذا قول جمهور العلماء (ابن کثیر) الذی عليه السنة والجماعة وهو الذی نقله الشيخ ابو الحسن علی بن اسماعيل الاشعری عنهم انه ليس فی النساء بنبية (ابن کثیر) يعنی رجالاً لا نساءً (بحر عن ابن عباس) فالرسول لا يكون امرأة (بحر) قيل معناه نفی استنباء النساء (بیضاوی) (ماخوذ از تفسیر ماجدی ص ۵۰۹)

قرآن کریم کی آیت اور حضرات مفسرین کے ارشادات آپ کے سامنے ہیں اب یہ مضمون نگار کی مرضی پر منحصر ہے کہ قرآن کریم کی تصریح مانیں یا پھر ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی تحقیق مانیں ۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صاحب خطبات یعنی ڈاکٹر حمید اللہ صاحب بھی اپنی تحقیق پر ایمان رکھتے ہیں ؟ کیا آپ بھی اس کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ عورت کو بھی نبوۃ کے مرتبہ پر فائز کیا گیا تھا ؟ مضمون نگار کے لیے یہ بات ضرور باعث حیرت ہوگی کہ جن امور کو ثابت کرنے کے لیے ڈاکٹر صاحب کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ خود صاحب خطبات اس کی تردید کرتے ہیں ۔ اور اقرار کرتے ہیں کہ عورت اور نبوۃ جمع نہیں ہو سکتی یعنی کسی عورت کو یہ رتبہ نہیں دیا گیا ۔ جاوید اقبال بھی اسی موقع کی تلاش میں تھے انہوں نے ڈاکٹر صاحب موصوف سے یہ سوال بھی کہ ڈالا کہ اللہ نے نبوۃ کو مردوں کے ساتھ کیوں خاص رکھا ۔ عورت کو کیوں محروم رکھا ۔ جواباً ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے کہا کہ ۔

" چونکہ یہ قانون فطرت ہے کہ کوعورت نبیہ کے روپ میں اس دنیا میں نہیں بھیجی گئی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض مسلم یا غیر مسلم عورتیں ولیہ کے مرتبہ تک پہنچیں " (جنگ ۲۰ / مئی ۱۹۹۲ء)

سوال یہ نہیں تھا کہ عورت کو ولایت مل سکتی ہے یا نہیں ۔ سوال کچھ اور تھا جس کا سیدھا سادا جواب یہ ہی تھا کہ عورت نبیہ کے روپ میں کبھی نہیں بھیجی گئی ۔ لیکن اس کے ولیہ ہونے یا نہ ہونے کو شامل کرنا ڈاکٹر صاحب موصوف

کی شان سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور ہر کوئی اس بات سے واقف ہی ہے کہ ولایت اور نبوۃ میں زمین و آسمان بلکہ اس سے کہیں زیادہ کا فرق ہے۔ ولایت اپنے پورے کمال کے ساتھ ہی کیوں نہ ظاہر ہو مرتبہ صحابیت کو نہیں پا سکتا تو نبوۃ کا مقام رفیع کہاں سے حاصل کر سکتا ہے۔ بہر حال ڈاکٹر صاحب نے تسلیم کر لیا کہ عورت نبی نہیں ہوتی۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ خود صاحب خطبات اپنی اس حیرت انگیز تحقیقی انکشاف سے مطمئن نہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مضمون نگار نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ نہ صرف یہ کہ خطبات کا حوالہ دے کر اس کو ثابت کرنے کی کوشش کی بلکہ سرخی بھی جما دی۔

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے مذکورہ بالا بیان میں یہ بھی غور طلب ہے کہ مسلمان عورتیں تو مقام ولایت پا چکی اور ایک نہیں اس امت میں کئی ولیہ اور صاحب کمال ہوئیں۔ لیکن غیر مسلم عورتوں کو ولایت کے مقام پر فائز کرنا ہماری سمجھ سے بالا ہے اس کی تشریح یا تو خود ڈاکٹر صاحب موصوف فرما سکتے ہیں یا پھر جاوید اقبال صاحب بتلا سکتے ہیں کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے غیر مسلم عورتیں بھی مقام ولایت پا سکتی ہیں یا نہیں ؟

خلاصہ کلام یہ کہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے استدلال بہت ہی ضعیف ہیں جبکہ ان کے مقابلے میں اکابرین امت کے استدلالات نہایت قوی اور قرآن و سنت کی صحیح ترجمانی فرماتے ہیں۔ ہم بڑے ادب کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ کسی متفق علیہ مسئلے کو بحث و مباحثہ کی آماجگاہ نہ بنائیے۔ کیونکہ پندرہویں صدی کے بعض روشن خیال اس کوشش میں ہیں کہ کہیں سے متفق علیہ مسئلے کے خلاف آواز اٹھے اور پھر ان پر خط تنسیخ پھیر دی جائے۔

وما علینا الا البلاغ۔

مؤتمر المصنفین کا سلسلۂ مطبوعات (۱۹)
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات
اردو کی سب سے پہلی اور کامیاب کاوش
فکر و نظر، علم و عمل، تاریخ و تذکرہ، فقہ و قانون، اخلاص و للہیت، طہارت و تقویٰ
سیاست و اجتماعیت، جذبۂ اصلاح انقلاب امت، تبلیغ و اشاعت دین
تعلیم و تدریس، غرض ہمہ جہت، جامع اور نفع بخش
پیش لفظ: جناب مولانا سمیع الحق مدیر الحق
تالیف
مولانا عبد القیوم حقانی
مؤتمر المصنفین
اکوڑہ خٹک، پشاور، پاکستان